جناب الفت علی ورد

قسط ۱

طبقۂ خواتین کے خلاف خطرناک سازش

پاکستان کے مردوں اور عورتوں کے لئے یہ سوچنے کی بات ہے کہ :

دفعۃً معصوم بچیوں کا اغوا شروع ہو گیا ہے ، ان پر قاتلانہ حملے اب روزمرہ کی بات ہو رہی ہے ، ان پر ہر طرف سے راحت بلکہ زندگی کے راستے تنگ کئے جا رہے ہیں ۔۔ اور انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ تماشا ، اشتہار اور کھلونا بن کر ایسی جگہوں پر پہنچ جائیں ، جہاں وہ محض تفریح طبع کا سامان بن جائیں ـــــ بے حیائی سے اس کا آغاز کر دیا گیا ہے !

یاد رکھیں ، یہ یہودیوں کی ایک خطرناک سازش ہے ۔ یہودی ذہن کی چالاکی دیکھئے کہ وہ ڈبل ہتھیار استعمال کر رہا ہے ۔ ایک طرف ترغیب نفس کا اور دوسری طرف ڈر اور خوف کا حربہ استعمال کر رہا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ایجنٹ پھیلا رکھے ہیں جو معصوم ذہنوں میں شکوک و شبہات کا بیج ڈال رہے ہیں تاکہ ہمارا طبقۂ نسواں ، اپنے حالات اور ماحول سے بیزار اور مایوس ہو جائے ۔ دوسری طرف مغربی طرزِ زندگی کے سہانے خواب دکھا کر ، ان کے دل میں بدی کے راستوں پر چلنے کا میلان پیدا کیا جا رہا ہے تاکہ مسلمانوں کے گھر برباد ہو جائیں ۔

اس ذہنی حالت میں قتل اور اغوا کی دہشت پھیلا کر لادین یہ تاثر پھیلانا چاہتے ہیں

کہ مسلم معاشرہ عورت ذات کو آزادی و راحت دکھانا تو درکنار اس کو برداشت ہی نہیں کرتا۔ گویا غنڈہ گردی کی ذمہ داری مسلمانوں کی اسلامی اقدار پر ڈال رہے ہیں۔ یہ باتیں خیالی نہیں، اسے حقیقت خیال کیجئے کہ اس وقت ایک منظم سازش کے ذریعے یہودیوں کے ایجنٹ مسلمان عورتوں کو اسلام سے بیزار کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور بعض پڑھی لکھی عورتیں نادانی سے اس دام میں پھنس چکی ہیں، ابھی چند روز ہوئے لاہور کے جرمن گوئٹے انسٹی ٹیوٹ اور لاہور کے امریکن سنٹر نے بڑے اہتمام سے پاکستانی انتہا پسند ماڈرن، فیشن ایبل عورتوں کو جمع کر کے، نفسیاتی طریقے سے اسلام کی معاشرتی اقدار پر حملے کرائے۔ (ملاحظہ ہو، پاکستان ٹائمز۔ لاہور، مورخہ ۷ / مئی ۱۹۷۵ء)

لاہور کے امریکن سنٹر کے اس جلسے میں ایک امریکی خاتون نے امریکی عورتوں کی "سہانی" زندگی کے نقشے کھینچے جس سے پاکستانی ماڈرن عورتوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ امریکی عورتوں سے بڑھ کر بد نصیب کوئی مخلوق نہیں۔ وہ بیچاری جنسی طور سے یا تو بالکل محروم اور تباہ ہے یا اتنی زیر بار اور مغلوب کہ زندگی اس کے لئے عذاب ہے۔ اکثر شادی ہوتے ہی طلاق ہو جاتی ہے اور طلاق کے بعد نیا شوہر ملنا تقریباً ناممکن ہے۔ اور ان بیانات کی تائید میں ہزاروں شواہد پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن پاکستان کی بے حیا ماڈرن عورتوں کو گھر کی شریفانہ زندگی سے نفرت ہے وہ خود تماشا بن چکی ہیں اور اب اوروں کو بے آبرو بنانے پر تلی ہوئی ہیں۔ اور یہودیوں کے لادین ایجنٹ جن میں سرخ و سفید ہر قسم کے پروفیسر، ریڈیو ٹیلویژن والے، اخبار نویس اور ادیب شامل ہیں، عورت کو دھوکا دے کر اپنے نفس کی آزادی کی خاطر غریب عورت کو پبلک اور بازار کا مال بنا دینا چاہتے ہیں۔ انگریزی تعلیم نے، جو پادریوں اور یہودی ایجنٹوں کے نقطہ نظر کی حامل ہے، پہلے ہی میدان تیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ جملہ سرخ و سفید لادین اخبارات اور رسالے، عورتوں کو بہکانے میں لگے ہوئے ہیں اور یونیورسٹیاں ان لادینوں کے گڑھ ہیں۔ جہاں عورتوں کو اسلام کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ پاکستان کی جلیل القدر خواتین کو اس کوچہ میں سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہیئے اور اپنے سود و زیاں پر خود غور کرنا چاہیئے۔ ذیل میں سود و زیاں کا ایک نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔

(الف) غور کیجئے کہ یورپ، امریکہ اور روس کے یہودی ایجنٹ پاکستانی عورتوں کو یہ دھوکا

دیتے ہیں کہ اسلام نے مسلم عورت کو حقیر اور کم رتبہ قرار دیا ہے اور اہل اسلام عورتوں کو کم درجہ دیتے ہیں۔

حالانکہ یہ بالکل بکواس ہے، اسلام نے انسانیت کی وحدت کا اعلان کر کے اسے مرد اور عورت کی مشترکہ تخلیق قرار دیا ہے اور افضلیت کا معیار تقویٰ (ہوس اور غرض مندی سے بے نیازی، بے غرضی اور خدا کی رضا کے لئے ہر برے خیال اور برے عمل سے احتراز) کو قرار دیا ہے۔ جس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے، اس میں بقائے نوع انسانی جیسے بنیادی فریضہ میں عورت اور مرد کی مشترکہ ذمہ داری اور منصب کا ذکر آیا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید میں جہاں جہاں ذمہ داریوں کا تذکرہ آیا ہے، وہاں مردوں اور عورتوں کا یک جا ذکر آیا ہے (مثلاً وراثت وغیرہ) بلکہ وراثت میں عورت کے حق کو محفوظ تر کرنے کے لئے حصے کی تعیین بیٹیوں کے حصے کے ذریعے کی ہے (وللذکر مثل حظ الانثیین)!

خدا کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا ہے کہ عورتوں کے حقوق مردوں پر اور مردوں کے حقوق عورتوں پر واجب ہیں۔

ان صریح باتوں کے باوجود یہودیوں اور پادریوں کے ایجنٹ بہتان تراشی کرتے ہیں۔ بلاشبہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ:

"الرجال قوامون علی النساء"

معلوم نہیں وہ اس آیت سے کیا مراد لیتے ہیں۔ اس میں ایک تو امر فطری کا تذکرہ ہے، اس کے علاوہ خاندانی صورتِ حال میں ایک حقیقی معاملہ کا ذکر ہے۔ اسلام نظامِ خاندان میں گہرا یقین رکھتا ہے، اسی کو بہتر معاشرہ کی ضمانت اور عورتوں کے لئے تحفظ کی بہتر صورت قرار دیتا ہے۔

کوئی نہ مانے تو دوسری بات ہے مگر بلحاظ خلقت و دیگر حالاتِ طبعی عورتیں کمزور اور نازک ہونے کی وجہ سے، مردوں کے تعاون اور امداد کی محتاج ہوتی ہیں اور آج بھی محتاج ہیں۔ چنانچہ خود یہودیوں کی ایجنٹ ماڈرن عورتیں بھی مردوں کی ضرورت مند ہی ہیں بلکہ زیادہ ضرورت مند! اس لئے مردوں کو انتظامی سرپرست کا حق دیا گیا ہے اور

اس میں عورتوں ہی کا فائدہ ہے اور آرام۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ رئیس خاندان کے فوت ہو جانے کے بعد، خواہ باہر کے کاموں میں بیٹے ہی منتصرم ہوں، داخلی طور پر خاندان میں ماں ہی کا راج ہوتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ عورت بہ حیثیت عورت کمتر نہیں سمجھی گئی ورنہ ماں کا کچھ درجہ نہ ہوتا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔"

لہٰذا مردوں کی قوامیت ایک جسمانی اور انتظامی تفوق ہے، نوعی نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ماڈرن عورتیں جس چیز کو حقارت کی علامت قرار دیتی ہیں، وہ دراصل عورتوں کے تحفظ کے لئے ایک تدبیر ہے اور اس سے عورتوں کی خدمت مقصود ہے۔ بہرحال اسلام نے عورتوں کے سلسلہ میں جو کچھ کیا ہے وہ عورتوں ہی کے تحفظ کے لئے کیا ہے۔ اس سے ان کی اہانت مقصود نہیں، اعانت و تکریم مطلوب ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ بعض ادوار میں اور بعض مسلمان مرد آج بھی عورتوں کی تحقیر کرتے ہیں تو یہ ان مردوں کا ذاتی فعل ہے۔ برے لوگ ہر معاشرے میں ہوتے ہیں۔ خود یورپ، امریکہ اور روس میں برے لوگ عورتوں سے غیر انسانی سلوک کرتے ہیں اور ان کے سلسلہ میں جن جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے، وہ ان کی ہر فلم اور ہر ناول سے عیاں ہے ۔۔۔!

بالعموم مسلم معاشرہ میں، مردوں کی تقریباً ساری سرگرمیاں اپنے خاندان کی عورتوں کو آرام اور آسائش کی جملہ صورتیں مہیا کرنے کے لئے وقف ہوتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح خواتین مردوں کے لئے عظیم قربانیاں کرتی ہیں۔ اسی طرح مرد، خواتین کے لئے اپنا جسم و جان تک پگھلا دیتے ہیں تاکہ انہیں آرام میسر ہو۔

(ب) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسلم معاشرے میں مسلم عورتوں کو اہم ذمہ داری کے مناصب تک نہیں پہنچنے دیا جاتا تو اس کے الزامی جواب کے طور پر یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ امریکہ کی مسندِ صدارت پر کتنی عورتیں فائز ہوئیں؟ برطانیہ کی وزارتِ عظمیٰ کتنی عورتوں کو حاصل ہوئی؟ روس اور چین کی پریذیڈیم کی صدر کتنی عورتیں بنیں، اسی طرح دوسرے ملکوں کا حال ہے۔

اگر برطانیہ میں کچھ عورتیں جو شاہی خاندان میں سے تھیں، ملکہ بن گئیں تو یہ قانون کی مجبوری کے تحت بنیں۔ اس کے برعکس مسلمانوں میں کئی عورتیں اپنے حق سے اور اپنی شجاعت اور قابلیت کا لوہا منوا کر تختِ سلطنت پر بیٹھیں۔

تو معلوم ہوا کہ یہ معاملہ قابلیت اور جسمانی اعصابی قوت پر منحصر ہے۔ اور اصول یہی نکلتا ہے کہ بعض کاموں کے لئے مرد موزوں تر ہیں اور بعض کے لئے عورتیں۔ اس میں کم رتبہ یا حقیر ہونے کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

رتبے کا مسئلہ بالعموم شوہر اور بیوی کے سلسلے میں پیدا ہوتا ہے۔ . . اب غور کیجئے کہ گھروں میں ماں کا رتبہ تسلیم شدہ ہے۔ بڑی بہن رتبے میں برتر ہے۔ چھوٹی بہن رتبے میں دوسرے درجے پر ہے۔ اسی طرح دوسرے رشتوں میں درجہ بندی بہ لحاظ عمر ہے۔

شوہر اور بیوی کے معاملہ میں اگرچہ اکثر اختلاف ہو جاتا ہے۔ لیکن شوہر اور بیوی کے درجے میں بہت سے لوگوں کو جو کمی بیشی نظر آتی ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ گھر کے لئے سامانِ معیشت بہم پہنچانے والا مرد ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کی کارکردگی سخت تر، عظیم تر اور فائق تر سمجھی گئی ہے۔ شوہر بہر حال ایک منتظم خاندان کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے انتظامی حد تک، شوہر کو ایک امتیازی حیثیت دینی ہی پڑتی ہے۔ . . .

. . . یوں ایجاب و قبول کے معاہدے میں دونوں کی حیثیت برابر ہے لیکن حق یہ ہے کہ شوہر کی یہ امتیازی حیثیت محض رسمی اور نظری ہی ہوتی ہے۔ گھر میں عموماً راج عورتوں ہی کا ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کا یہ پہلو بھی قابلِ غور ہے کہ فطری طور پر شوہر کی برتر حیثیت ایک لحاظ سے معاشرتی ضرورت ہونے کے علاوہ خود بیوی کے حق میں جاتی ہے اور اس کے لئے مفید ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ بیوی شوہر کے گھر میں بطور اجنبی داخل ہوتی ہے جس میں شوہر کے اہل خاندان، ماں باپ، بہن بھائی پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں بیوی کو اپنے اہلِ خاندان سے متعارف کرانے والا، صلح و آشتی کی فضا پیدا کرنے والا اور بیوی کو ناخوشگوار خانگی ماحول میں تحفظ دینے والا شوہر ہی ہوتا ہے۔

اس کے معنی یہ ہوئے کہ خاندانی نظام میں، شوہر کی امتیازی حیثیت خود بیوی کے لئے مفید ہے۔ اور جب بیویاں اپنے تدبر اور فہم و فراست سے گھروں میں ایک مقام پیدا کر لیتی ہیں تو وہ سب کے لئے عزیز ترین حیثیت حاصل کر لیتی ہیں۔

مذکورہ بالا تصریحات سے یہ واضح ہے کہ یہودیوں کے لادین، پاکستانی ایجنٹوں کے اعتراضات بالکل بے بنیاد ہیں۔ وہ مسلمان عورتوں کو دکھوں اور پریشانیوں میں مبتلا کرنے کے لئے وسوسے پھیلا رہے ہیں اور مسلم گھرانوں کو برباد کرنے کے لئے ان میں نفرت کا بیج بو رہے ہیں۔

پاکستانی خواتین خود غور کریں اور مطالعہ کر کے خود دیکھ لیں کہ یورپ، روس اور امریکہ کی عورتیں جو بہ ظاہر خوش خوش دکھائی دیتی ہیں، اپنے بے حد و حساب دکھوں کو اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے سخت عذاب میں مبتلا ہیں۔ زندگی ان کے لئے وبالِ جان ہے کہ پاکستانی خواتین جس کا تصور تک نہیں کر سکتیں۔ تفصیل کا یہ موقع نہیں تاہم آئندہ قسط میں اس امر پر ہم مختصر روشنی ضرور ڈالیں گے۔

(ان شاء اللہ)

آپ کا چندہ ختم ہے!

اگر آپ کے نام آنیوالے پرچہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگی ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ:

- اپنا زرِ سالانہ پندرہ دن کے اندر اندر بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں۔
- اگر آپ خدانخواستہ آئندہ خریداری کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔
- رقم ارسال نہ کرنے یا کوئی جواب نہ دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ آئندہ شمارہ بذریعہ وی۔پی۔ وصول فرمانا چاہتے ہیں اور اپنی ذمہ داری سے بخوبی آگاہ ہیں۔

(مینیجر)